

Name : fazalnaem
Address : saudi arabia
Subject : IT
Writer : خانزادہ

Serial No : 18531
Date : 2/1/2013
Contact No:
Email :

MODE: Regular

assalamo alikum.

jabab main ye pochna chahta ho ke main saudi arabia main ho awar mera kaam saudian logo ko garo main internet ki saholat mohaya karna hain .

1. kia mera ye kaam islami nuqta ye nazar main kaisa hain.
2. main azaad kaam kar sakta ho matlab agar main ye kaam na karo to dusra kaam bhi kar sakta hoon.

السلام علیکم جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں جواب دیکر ماشکور فرمادیجئے۔
کہ میں سعودیہ عرب میں ہوں اور میرا کام سعودیہ لوگوں کو گھروں میں بین انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنا ہے
کیا میرا یہ کام اسلامی نقطہ نظر میں کیسا ہے؟

(۲) میں آزاد کام کر سکتا ہوں مطلب اگر میں یہ کام نہ کرو تو دوسرا کام بھی کر سکتا ہوں؟ جواب دیکر مشکور فرمائیں
الجواب حامداً ومصلياً

محض انٹرنیٹ سروس مہیا کرنا اور اس کا جائز استعمال کرنا دونوں جائز ہیں اس خدمت کی اجرت بھی جائز اور حلال ہے۔ البتہ کسی کے متعلق پہلے سے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ وہ اس کو ناجائز اور غلط کاموں میں استعمال کر دیا تو اس شخص کو یہ سہولت مہیا کرنا اور اس پر اجرت لینا بھی جائز نہیں بلکہ ناجائز و حرام ہوگا۔ جبکہ سائل اگر اس کام کو چھوڑ کر دوسرا کوئی کام کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

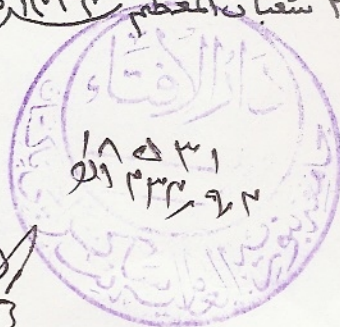
في بدائع الصنائع : ومن استأجر عمالاً يحمل له الخمر فله الأجر
في قول أبي حنيفة وعند أبي يوسف و محمد لا أجر له (القول) ولا أبي
حنيفة أن نفس الحمل ليس بمعصية بدليل أن حملها للارتاة والتخليل
مباح وكذا ليس بسبب للمعصية وهو الشرب لأن ذلك يحصل بفعل
فاعل مختار وليس الحمل من ضرورات الشرب فكانت سببا محضاً فلا حكم له
كعصر العنب وقطفه والحديث معمول على الحمل بنية الشرب وبه نقول
أن ذلك معصية (ج ۷ ص ۱۹)۔ والله اعلم

خانزادہ عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بینوریہ سائٹ کراچی
۲۳ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

الجواب
بندہ نادر جان غفرلہ
دارالافتاء جامعہ بینوریہ کراچی
۲۵ ۸ ۱۴۳۲ھ

کو جواب
شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ
دارالافتاء جامعہ بینوریہ کراچی
۲۳ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ



۱۶/۱/۱۳